خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 19- ستمبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 19- ستمبر 1998ء 27 جمادی الاول 1419ھ - 19- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 207

اخلاق حسنہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہونگے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ۔ بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور لوگوں پر تکبر جتلانے والے۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلہ باب فی معالی الاخلاق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 216)

اس دور کا انقلاب اخلاقِ حسنہ سے وابستہ ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اب لمبا عرصہ ہو گیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاق حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہو گا۔ جب تک ہمارے گھروں میں اخلاق حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں، جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان باپ اور بیٹی اور باپ اور بیٹوں کے درمیان، ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاق حسنہ کے پاک نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہو گی جو صاحب عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت مسیح موعود نے (۔) در است کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہل علم اور اہل فضل پر غالب آسکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاق حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جارہی ہے۔ پس آج اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاق حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے۔

وہ لوگ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں جیسے جگنو کی دم چمکتی ہے۔ اندھیری رات میں جگنو کی دم بھی تو چمکا کرتی ہے مگر چھوٹی سی روشنی سے جو دوسرے جگنوؤں کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پاتے ہیں مگر مومن کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور مومن کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ نور اخلاق فاضلہ کا نور ہے، اخلاق حسنہ کا نور ہے۔ (۔) اس کو اپنی عادات میں داخل کر لیں اس نور سے آراستہ ہو جائیں تو آپ از خود چمکنے لگیں گے۔ آپ کی غربت، آپ کے پھٹے پرانے کپڑے، آپ کی سادگی آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چیزیں ہیں جو اللہ کے نور کو روکا نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات بڑھانے کا موجب بن جاتی ہیں۔

(از خطبہ 29- نومبر 1996
الفضل 2- جون 1997ء)

☆......☆......☆......☆

اعلیٰ اخلاق

مکرم میر شفیع احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:-

"جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور جا کر ٹھہرے تو میں ان دنوں حضور کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔ ہر روز ڈاک میں دو تین خط بیرنگ ہوا کرتے تھے جو میں وصول کر لیتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیتا تھا ایک دن میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کے سامنے بیرنگ خط وصول کر لئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بیرنگ خط مت لو۔ میں نے کہا میں ہر روز وصول کر لیتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت صاحب نے مجھے کبھی نہیں روکا مگر اس پر بھی خواجہ صاحب نے مجھے سختی سے روک دیا۔ جب میں حضرت صاحب کی ڈاک پہنچانے لگا تو میں نے عرض کی حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بیرنگ وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے حضور فرمائیں تو اب بھی بھاگ کر لے آؤں۔ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ "ان بیرنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں اگر یہ پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہمارے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہ کریں حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔"

(سیرۃ المہدی جلد 2 ص 142)

حضور ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کو صندوقوں کے اندر تالا لگا کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ "ان کا وزن چار من ہو گیا ہے۔"

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 95، 114)

تحریک جدید کی برکات

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے ایک سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

"پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزار گنا زیادہ تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔

(سبیل الرشاد ص 216)

جملہ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں اور اس میں حصہ لینے کی غیر معمولی برکات کے پیش نظر اس کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

اردو کلاس نمبر 271 ریکارڈ شدہ 97-4-18 جو 98-8-14 کو نشر ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب اور ووٹنگ کے متعلق جماعت احمدیہ کے طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس تقریب کا پس منظر حضور نے کچھ اس طرح بیان فرمایا۔

بنگلہ دیش سے ایک بہت خوبصورت ڈائری آئی تھی۔ میرا دل چاہ رہا تھا آصف کو دوں (بنگال کے ایک بچے کی طرف اشارہ فرمایا) پھر میں نے سوچا کہ آج ووٹ کرا کے دیں گے ورنہ لوگ کہیں گے کہ انصاف نہیں کیا۔

ووٹنگ کے متعلق فرمایا۔

جس کو ووٹ دینا ہے دل میں ابھی فیصلہ کر لو نام پکا کر لو۔ اصول کہتے ہیں اس کو۔ اس کو بالکل نہیں چھوڑنا۔ احمدیہ جماعت میں یہ ووٹ کا طریق ہے۔

بعض لوگ ہوتے ہیں جن کا نام پہلے آجائے اس کو ووٹ دے دیتے ہیں۔ اس لئے (انتخاب کے موقعہ پر) جب کہیں کہ نام لکھواؤ چھلانگیں لگا کر نام لکھواتے ہیں۔ تاکہ ان کو پہلے موقعہ ملے۔

لیکن جب میں خدام الاحمدیہ وغیرہ میں ہوتا تھا باہر جاتا تھا ووٹنگ وغیرہ کے لئے تو پہلے میں اچھی طرح تقریر کیا کرتا تھا اس موضوع پر اچھی طرح ان کو پکا کرتا تھا۔ ابھی فیصلہ کر لو پھر وقت نہیں ملے گا دل میں سوچ لو نام پکا کر لو اس سے پھر ہلنا نہیں ہے چاہے ووٹ ملے یا نہ ملے تو اس طرح آج آپ لوگوں نے ووٹ دینا ہے۔ آج آپ کی یہ تربیت ہے۔ اس کو آپ ہمیشہ یاد رکھیں۔ ووٹ دینے سے پہلے سوچ لیں دیکھا دیکھی ووٹ نہ دیں۔

حضور نے ووٹنگ کا مقصد بتا کر بیان فرمایا۔

کہ اس ووٹنگ کے نتیجہ میں تحفہ ایسے بچے کو دینا ہے جو سلجھا ہوا ہو عقل والا ہو نیک فطرت شریف مزاج ہو متوازن طبیعت والا ہو۔

اس ووٹنگ کے نتیجہ میں آصف کو منتخب کیا گیا اور بچیوں میں سے ووٹنگ کے ذریعہ شوکت منتخب ہوئیں۔

حضرت صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا

اب بنگلہ دیش کی ڈائری کا تحفہ کس طرح اللہ میاں نے ٹھیک کروا دیا۔ دیکھا اس کو کہتے ہیں سچا انتخاب

فرمایا:- جو انتخاب سچا ہو اس کی اللہ تائید فرماتا ہے یہ ہمارا تجربہ ہے جماعت میں۔ جو لوگ ووٹ دیں خواہ کسی کو بھی دیں اگر سچے دل سے دیں جو سمجھتے ہیں اسی طرح دیں تو آتا وہی ہے جسے اللہ چاہتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے کمال شفقت سے عزیزم آصف اور شوکت کو انعام سے نوازا۔

خمیر سے خمیر لگتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"انسان کو انوار و برکات سے حصہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" اب اس آیت کو حضرت مسیح موعود (-) نے بار بار دہرایا ہے لیکن میں تو جب بھی اس کی تشریح پڑھتا ہوں اس میں نئے نکات دیکھتا ہوں۔ بظاہر ایک ہی جیسی بات ہو رہی ہے مگر کوئی نہ کوئی زاویہ ایسا ہے جس کی رو سے حضرت مسیح موعود (-) اس آیت کے اندر مخفی بعض دوسرے مضامین بھی بیان فرماتے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں "بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے" اب یہ نئی بات ہے۔ سچوں کے ساتھ اس لئے ہو کہ تم خمیر کو دیکھو جب تک خمیر نہ ڈالا جائے دوسرے آٹے کو خمیر لگتا ہی نہیں۔ تم اس لئے سچوں کے ساتھ ہو کہ تمہیں ان کا خمیر لگ جائے اور جب خمیر لگ گیا تو خمیر غالب آجاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی چیز کو بھی آخر مغلوب کر لیتا ہے۔ خمیر لگنے کا مضمون بہت گہرا مضمون ہے۔ میں نے پہلے ایک دفعہ یا کئی دفعہ شاید بیان کیا ہے کہ اگر ایک سمندر بھی ہو اور اس میں تھوڑا سا خمیر ڈال دیں یعنی دودھ کا ایک سمندر بھی ہو تو وہ اس خمیر سے پھٹ سکتا ہے۔ اگر آٹے کا سمندر ہو تو ایک کونے میں تھوڑا سا خمیر ڈال لیں وقت لگے گا لیکن ہو نہیں ہو سکتا کہ وہ سارا سمندر خمیر نہ ہو جائے (الفضل ربوہ - 13 جولائی 98ء)

نشانِ حقیقت کی آرزو

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے اِدّعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِ طُور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تُو، یہ تری نظر کا قصور ہے

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستی کاہ میں
مجھے دیکھ عجزِ فقیر میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ رُوئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سُن کبھی دیکھ گُل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

میرا نور شکلِ ہلال میں مرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگِ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

San Jose ایریا میں 'بیت البصیر' کا افتتاح

جماعت احمدیہ امریکہ کا پچاسواں جلسہ سالانہ

امریکہ میں جماعت کی ابتدائی تاریخ اور حالیہ ترقیات

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مسیح موعود کے ایک نہایت مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ فروری 1920ء میں عمل آیا۔ آپ کو امریکہ میں داخل ہونے سے قبل بعض مشکلات کا سامنا ہوا۔ فلاڈلفیا بندرگاہ پر آپ کو جہاز سے اترتے وقت روک لیا گیا اور اس وجہ سے کہ آپ ایک ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جو تعدد ازدواج کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ کو ایک جزیرہ میں حراست میں رکھا گیا۔ بالآخر امیگریشن محکمہ سے گفت و شنید کے بعد آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ پہلے آپ نیویارک تشریف لے گئے وہاں سے ستمبر 1920ء کو شکاگو پہنچ گئے اور ایک چھوٹا سا مکان خرید کر اسے بیت الذکر کی شکل دی اور اپنی دینی مساعی کا آغاز فرمایا۔ وہ مکان اب گرا کر اور ملحقہ پلاٹ خرید کر خدا تعالیٰ نے جماعت کو وہاں ایک خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1994ء میں فرمایا تھا۔ اور اس کا نام "بیت صادق" رکھا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی دعاؤں اور مساعی میں برکت ڈالی اور آپ کی ذاتی شخصیت اور وجاہت نے بھی لوگوں کو متاثر کیا اور لوگ آہستہ آہستہ آپ کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے اور احمدیت قبول کرنے لگے۔ چنانچہ آپ نے ان نو احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس بیت میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی اور دوسرے مقامات و شہروں میں بھی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب تشریف لائے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ پھر مرکز سلسلہ قادیان اور بعد میں ربوہ سے مزید مربیان کی آمد شروع ہو گئی اور احمدیت کی اشاعت کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا مگر ابتدا میں مالی مشکلات اور آمد کے محدود ذرائع کی وجہ سے ہر جگہ مشن ہاؤسز اور بیوت کا قیام عمل میں نہ لایا جا سکا۔

بعد میں واشنگٹن ڈی۔ سی میں اس وقت کے مربی مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب کی کوشش سے ایک تین منزلہ مکان خرید کیا گیا جو شہر کے بہترین علاقہ Leroy Place پر واقع ہے اسے بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال میں لایا جانے لگا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے امریکن بیت فضل تجویز فرمایا جو اب تک قائم ہے اور 1994ء تک یعنی بیت الرحمان کی تعمیر تک یہی بطور مرکز استعمال ہوتا رہا۔

باقی جگہوں پر کرایہ کے مکانوں میں اشاعت دین کا کام سرانجام پاتا رہا۔ مگر جوں جوں جماعت ترقی کرتی چلی گئی کئی ایک شہروں میں بھی جماعت قائم ہوئی، مکانات خرید کر مشن ہاؤسز قائم کئے گئے یا بیوت الذکر تعمیر کی گئیں۔ چنانچہ ڈیٹن اوہائیو میں 1965ء میں ایک خوبصورت بیت تعمیر کی گئی جس کا نام "بیت فضل عمر" رکھا گیا۔ بعد میں بعض اور شہروں میں مزید بیوت قائم ہوئیں جن میں بیت یوسف توسان (ایریزونا)، بیت الحمید لاس اینجلیز (کیلی فورنیا)، بیت النصیر میامی (فلوریڈا)، بیت صادق شگاگو، بیت الظفر ڈیٹرائٹ، بیت صادق سینٹ لوئیس، بیت الواحد کلفٹن (نیوسی)، بیت الھادی اولڈ برج (نیو جرسی) بیت الظفر نیویاک، بیت النصیر روچسٹر (نیویارک) بیت الاحد کلیولینڈ (اوہائیو)، بیت رضوان پورٹ لینڈ (اوریگن)، بیت ناصر فلاڈلفیا، بیت نور پٹس برگ (پینسلوینیا) بیت نور یورک (پینسلوینیا)، بیت القدیر ملواکی شامل ہیں۔

1994ء میں خدا تعالیٰ نے میری لینڈ ریاست میں واشنگٹن ڈی سی سے قریباً 30 میل کے فاصلہ پر ایک وسیع، دیدہ زیب اور مشرقی فن تعمیر کی عکاسی کرنے والی بیت تعمیر کرنے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جون 1994ء میں امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا۔ تہ خانے میں دفاتر بھی تیار کئے گئے اور اب یہی بطور مرکز جماعت ہائے احمدیہ امریکہ استعمال ہو رہے ہیں۔ اب امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیس بیوت الذکر اور 20 ریاستوں میں 30 جگہ مشن ہاؤسز قائم ہو چکے ہیں جن میں دس مرکزی و لوکل مربیان کام رہے ہیں۔

امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو اس وقت تک ترقی کر چکی ہے کیا بلحاظ جماعتوں اور مشنوں کے قیام کے اور کیا بلحاظ مالی قربانیوں کے وہ آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے کہ یہ ایک خدائی جماعت ہے جس کا پھولنا اور پھلنا اور ترقی کرنا مقدر ہو چکا ہے اور یہ ایک ایسا نور ہے جو منہ کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکے گا۔

امسال کا جلسہ سالانہ تو اس صداقت کا ایک زندہ اور تابندہ ثبوت تھا۔ جس کی بنیاد 1948ء میں رکھی گئی۔ اس ملک میں جب جماعت نے ترقی کرنی شروع کی تو ممبران کی تعلیم و تربیت، ان کے اندر باہمی اخوت و محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اور ملک میں احمدیت کی اشاعت و ترویج کے لئے موثر ذرائع اور پروگرام مرتب کرنے کے لئے مربی انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک اور اہم قدم اٹھایا اور ستمبر 1948ء میں ڈیٹن اوہائیو میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس میں چند سو احباب نے شرکت کی۔ پھر ہر سال یہ مقدس اور للٰہی جلسہ امریکہ کے مختلف شہروں میں منعقد ہوتا رہا اور اس میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔

امسال خدا تعالیٰ نے جماعت ہائے امریکہ کو 25۔ تا 27۔ جون اپنا پچاسواں جلسہ سالانہ نئی تعمیر شدہ بیت الرحمٰن سے ملحقہ قطعہ زمین میں منعقد کرنے کی توفیق دی۔ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس میں شرکت کے لئے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں سے بھی درخواست کی کہ وہ اس موقع پر اپنے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔ چنانچہ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، ماریشس، ٹرینیڈاڈ، لندن، کینیڈا، جرمنی، ملائیشیا، انڈیا، پاکستان وغیرہ سے نمائندگان نے شرکت کی۔ پاکستان کی نمائندگی خاکسار کو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کینیڈا سے تو شریک ہونے والون کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ چنانچہ ملک کے طول و عرض سے آنے والے احمدیت کے پروانوں اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے حاضرین کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہزار ہو گئی۔

اس جلسہ کی سب سے بڑی خصوصیت اور برکت یہ تھی کہ اس میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس لندن سے تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے اور آپ نے اپنے روح پرور خطبہ جمعہ اور دلوں کو گرما دینے والے ایمان افروز ارشادات سے احباب جماعت کو مستفید فرمایا اور اپنے روحانی فرزندوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقات سے شرف بخشا اور دونوں طرف سے غیر معمولی محبت، الفت اور چاہت کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ عاشقان خلافت احمدیہ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان پا کر پھولے نہیں سماتے تھے۔ بہرکیف عید کا ساسماں تھا۔ ہر رنگ و نسل اور ملک سے تعلق رکھنے والے احمدیت کے شیدائی اور فدائی ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور گلے ملتے نظر آ رہے تھے اور دینی اخوت اور محبت کا ایک کیف انگیز نظارہ تھا جو آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا۔

احباب جماعت امریکہ نے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی سرکردگی میں دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کو ہر طرح سے آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سین ہوزے (San Jose) میں بیت الذکر کا افتتاح

○ سین ہوزے امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے بڑے شہر سان فرانسکو سے قریباً پچپن میل دور جنوب میں ہے اور اس علاقہ میں آج سے 22 سال قبل 1976ء میں جب واشنگٹن سے دورہ پر آیا تو یہاں نہ صرف یہ کہ کوئی باقاعدہ جماعت نہیں تھی بلکہ کوئی احمدی گھرانہ بھی مشکل سے نظر آتا تھا۔ صرف پٹس برگ میں جو یہاں سے قریباً اسی میل دور ہے۔ مکرم سید شریف احمد صاحب اور چند اور احمدی گھرانے موجود تھے۔ یا پھر فجی سے آئے ہوئے کچھ احمدی جو زیادہ تر سان فرانسکو ایریا میں رہتے تھے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے جو پچپن گھرانوں پر مشتمل ہے جن میں امریکن، پاکستانی، بنگلہ دیشی، فیجین اور انڈین شامل ہیں اور اردگرد کی دوسری جماعتوں کو بھی ملا لیا جائے تو ان کی تعداد 300 گھرانوں تک پہنچ جاتی ہے۔

کچھ عرصہ سے جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر احباب جماعت اور ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مشن ہاؤس اور بیت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے یہاں کے احباب جماعت کو اپنی مدد آپ کے تحت رقم اکٹھی کر کے ایک قطعہ زمین جو اڑھائی ایکڑ پر مشتمل تھا ساڑھے آٹھ لاکھ ڈالر کی گرانقدر رقم ادا کر کے خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس میں علاوہ خالی زمین کے ایک عمارت بھی تھی جس میں تین بڑے ہال، چار کمرے، کچن اور غسل خانے وغیرہ بھی موجود تھے۔ یہ عمارت پہلے ایک چرچ اور اسکول کے لئے استعمال میں لائی جاتی تھی۔ چنانچہ یہ عمارت بیت الذکر مشن ہاؤس اور جماعت کی دیگر ضروریات کے لئے خدا تعالیٰ نے بنی بنائی مہیا فرما دی اور احباب جماعت نے دن رات وقار عمل کر کے اور ضروری ترامیم کر کے اسے بیت الذکر اور میٹنگز کے لئے تیار کیا اور پہاڑی پر ایک چھوٹا سا منارہ بھی بنایا گیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کی یہ پیش خبری جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی تھی کہ میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا اور ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالوں گا بڑی شان کے ساتھ پوری

(مسلسل صفحہ 4 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے امریکہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد اس بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ حضور مورخہ یکم اور دو جولائی کی درمیانی رات کو سان فرانسکو تشریف لائے۔ احباب جماعت نے ائرپورٹ پر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور وہاں سے آپ فری ماؤنٹ (Free mount) علاقہ کے ہلٹن ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں سے حضور مورخہ 2۔ جولائی بروز جمعرات بیت الذکر اور مشن ہاؤس تشریف لائے اور احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ ملاقاتیں صبح سے شام تک جاری رہیں سوائے نمازوں اور کھانے کے اوقات کے۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے دور و نزدیک کی جماعتوں سے قریباً ہزار افراد تشریف لائے۔ وینکوور کینیڈا سے بھی ایک خاصی تعداد میں دوست تشریف لائے۔ اسی طرح غانا سے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب بھی اس بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

یہاں بھی واشنگٹن والی کیفیت تھی۔ ہر فرد جماعت دل میں انتہائی خوشی محسوس کر رہا تھا کہ اسے اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ملاقات نصیب ہو رہی ہے۔ اگلے روز جمعہ کے لئے حضور تشریف لائے اور ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دینے اور ان کی نگرانی کی تلقین فرمائی۔

اسی شام پانچ بجے اصل تقریب کا انعقاد ہوا جس میں شمولیت کے لئے سین ہوزے جماعت نے ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے احباب کو دعوت دی تھی۔ اور معززین شہر و ریاست سے بھی رابطہ کر کے ان کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر جن میں امریکن، چینی، جاپانی، انڈین اور پاکستانی اور دیگر ممالک کے لوگ شامل تھے قریباً دو صد کی تعداد میں تشریف لائے۔ ان میں Milpitas شہر اور Free Mount شہر کے میئر اور کیلیفورنیا ریاست کے ایک سینیٹر بھی شامل تھے جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے اپنے رنگ میں خیالات کا اظہار کیا اور اپنے شہریوں کی طرف سے اس خوشی کے موقعہ پر اعلامئے (Proclamations) حضور انور کی خدمت میں پیش کئے۔

شہر Milpitas جس میں یہ بیت الذکر تعمیر کی گئی ہے اس کے میئر نے حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی جو اس محبت اور فراخدلی کا مظاہرہ تھا جو اپنے دل میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ حضور نے اس موقع پر نہایت ہی پُرمعارف الفاظ فرمائے۔ فرمایا:۔

Which Heart does this open? The key which opens all hearts is the love of God.

یعنی یہ چابی کون سا دل کھولتی ہے؟ وہ چابی جو تمام دلوں کو کھولتی ہے وہ تو اللہ کی محبت ہے۔ اس فقرہ سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اس سے قبل سان ہوزے جماعت کے صدر مکرم ملک وسیم احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں Welcome ایڈریس پیش کیا اور جماعت میں حضور کے مقام اور شخصیت پر روشنی ڈالی اور اکناف عالم میں جماعتی ترقی کے بعض پہلوؤں کو بیان کیا۔ پھر حضور نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے دین حق میں عبادت کی حقیقت بیت الذکر کی اہمیت و ضرورت اور اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ بیت اللہ یعنی خدا کا گھر ہے۔ لہٰذا اس میں ہر مذہب و ملت اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں داخل ہونے اور اپنے اپنے طریق پر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے اور اس کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ پھر حضور نے تمام حاضرین سمیت دعا کی۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد میں سب حاضرین کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ معززین شہر و ریاست نے حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور نے پھر بعض احباب کو شرف ملاقات بخشا اور شام کو واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔ یہاں سے مورخہ 4۔ جولائی صبح قریباً دس بجے حضور واشنگٹن کے لئے روانہ ہوئے اور احباب جماعت نے دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ اس تقریب کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ان اخبارات نے حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض، جماعت کے عقائد خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تعداد اور کارکردگی۔ مقام خلافت، پاکستان میں جماعت کی مخالفت اور ایذ رسانیوں کا ذکر کیا۔ اور پھر ایم ٹی اے کی خدمات اور اس مربوط نظام پر بھی روشنی ڈالی۔ اس طرح خدا کے فضل سے ایک وسیع حلقہ تک جماعت کو متعارف کرانے کا موقع میسر آیا۔

آخر میں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضرور ہے کہ سین ہوزے جماعت کے احباب نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا اور بڑی محنت اور لگن کے ساتھ وقت کی قربانی کر کے اس جگہ کو تقریب کے لئے شایان شان تیار کیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 4۔ ستمبر 98ء)

○ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ امریکہ 1998ء کے موقع پر 26 جون 1998ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن 31۔ اگست 98ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور حضور نے اس جلسہ کے اختتام پر جو خطاب 27 جون 1998ء کو فرمایا اس کا خلاصہ 10 ستمبر 1998ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔
(ادارہ)

چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل واقف زندگی

چوہدری محمد علیم الدین صاحب- مخلص خادم سلسلہ

میرے ماموں زاد و پھوپھی زاد بھائی چوہدری محمد علیم الدین صاحب ایم۔اے، ایل۔ایل بی امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مورخہ 98-8-30 پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے شام امریکہ میں وفات پاگئے۔ مرحوم کے دادا جان (میرے نانا جان) حضرت مولوی محمد وزیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی زمانہ اشتہار براہین احمدیہ سے معتقد ہو گئے تھے اور جونہی حضور کی طرف سے اعلان بیعت ہوا آپ کے دست مبارک پر بیعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں اپنے وطن کیریاں ضلع ہوشیار پور سے اپنی برادری کے افراد کے ساتھ شامل ہوئے ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام میں تفصیل مندرج ہے آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تین سو تیرہ رفقاء کی فہرست میں شمولیت کی سعادت حاصل تھی (ضمیمہ انجام آتھم) زلزلہ کانگڑہ کے موقعہ پر بطور ہیڈ ماسٹر بھاگسو ضلع کانگڑہ میں متعین تھے۔ زلزلہ سے چند لمحات قبل القاء الٰہی کے تحت خود اور بورڈنگ کے تمام طلبہ کو باہر نکال لیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کو محفوظ رکھا۔

مکرم نسیم سیفی صاحب کے والد حضرت ماسٹر عطا محمد مرحوم بھی بچنے والے طلبہ میں شامل تھے۔

ان کے اکلوتے بیٹے (برادرم چوہدری محمد علیم الدین کے والد ماجد) حضرت مولوی محمد عزیز الدین کا اسم گرامی بھی 313 رفقاء کی فہرست میں شامل ہے۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کے ہم جماعت رہے آپ 1/5 کے موصی تھے اس کے علاوہ انہوں نے اپنا آبائی مکان واقع کیریاں سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کر دیا چنانچہ آج کل بھی وہ مکان جماعت کا مرکز ہے۔ آپ بھی مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں۔

برادرم چوہدری محمد علیم الدین کی ولادت 1917ء میں ہوئی ابتدائی تعلیم مڈل تک اپنے والدین کی نگرانی میں حاصل کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان اعلیٰ ڈویژن میں پاس کیا اس دوران ان کی رہائش تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں رہی۔

میٹرک کے بعد دیال سنگھ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور بی۔اے تک تعلیم مکمل کی۔ بی اے میں جرمن زبان بطور اضافی مضمون پڑھی اس دوران لاہور میں اپنے پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی حکیم محمد جمیل صاحب کے ہاں علاقہ مصری شاہ میں رہائش رہی۔

مکرم بھائی صاحب نے تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ کے لئے محکمہ ریلوے میں ملازمت کی بعد ازاں جلد ہی سول سروس میں آگئے اور حکومت ہند کے مرکزی دفاتر میں ملک و قوم کی خدمت کرتے رہے۔

قیام پاکستان پر مرکزی حکومت پاکستان فنانس برانچ میں مختلف مناصب پر ملک و قوم کی خدمت میں مصروف رہے اور 1975ء میں مرکزی حکومت پاکستان سے بعہدہ جوائنٹ سیکرٹری خزانہ نیک نامی کے ساتھ ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اقوام متحدہ کے تحت سیرالیون، نائیجیریا اور مسقط وغیرہ عرب امارات کے اقتصادی مشیر کے طور پر خدمات بجالاتے رہنے کی توفیق پائی اور اسلام آباد میں اپنے ذاتی مکان میں رہائش پذیر ہوئے۔

1980ء سے 1983ء تک، 89 تا 1992ء بطور نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مقامی و ضلع رہے۔ 1992ء سے تادم آخر بطور امیر مقامی اسلام آباد و امیر ضلع سلسلہ احمدیہ کی خدمات باحسن طریق کرنے کی توفیق پائی۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم بے حد خوش اخلاق، ہنس مکھ بے حد نرم طبیعت کے مالک۔ اپنوں بیگانوں کے ساتھ یکساں حسن سلوک کرنے والے، الغرض اعلیٰ اخلاق حسنہ سے متصف تھے اور اپنے فرائض منصبی کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کے لئے شب و روز انتھک محنت سے کام کرنے والے تھے۔ آپ کا حسن سلوک ہی تھا کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے تمام احباب جماعت نے آپ کی رحلت پر نہ صرف گہرا صدمہ محسوس کیا بلکہ ایک بڑا خلا محسوس کیا چنانچہ آپ کے حسن سلوک اور دلی محبت کے باعث جماعت احمدیہ اسلام آباد کے سو سے زائد احباب میت کے ساتھ اسلام آباد سے ربوہ تشریف لائے اور مختلف رنگوں میں اپنے جذبات کا اظہار اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بھائی صاحب کی چار بیٹیاں ڈاکٹر نصیرہ، منیرہ، عزیزہ اور بشریٰ (مرحومہ) اور تین بیٹے حفیظ الدین، مصلح الدین اور ڈاکٹر فہیم احمد ہیں۔

بڑی بیٹی ڈاکٹر نصیرہ ایم۔بی۔بی۔ایس امریکہ میں ہیں انہی سے ملاقات کے لئے بھائی صاحب جلسہ سالانہ برطانیہ سے فارغ ہو کر امریکہ گئے تھے وہاں اچانک دل کا شدید حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر نصیرہ ہی والد مرحوم کا تابوت لے کر پاکستان آئیں۔

آپ کی میت امریکہ سے 98-9-3 براستہ لاہور اسلام آباد ربوہ پہنچی۔ بعد نماز جمعہ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جم غفیر نے شرکت کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ صاحب مذکور نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مرحوم بھائی صاحب کی مغفرت فرمائے جنت میں اپنے قرب خاص میں اعلیٰ مقام عطا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول احمد ظفر صاحب

صحابی رسولؐ- مشہور شاعر

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ عامری

جنہوں نے قبول اسلام کے بعد شعر کہنا چھوڑ دیئے

> ”لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا اور مشرف باسلام ہو گیا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہوں گی جن سے ایک ملک تباہ ہو گا وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی جو اس کے منہ سے نکلی تھی.....اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور 41 ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔“
> (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 9)

حضرت لبید کا پورا نام ابو عقیل لبید بن ربیعہ عامری بن صعصعہ ہے۔ آپ کے والد کو ان کے جو دوسخا اور مساکین اور فقراء کی مدد کرنے کے سبب ”ربیع المقترین“ یعنی پریشان حالوں اور فقراء کا ملجا و ماویٰ کا لقب دیا جاتا تھا۔ حضرت لبیدؓ کا تعلق قبیلہ ”مضر“ کی شاخ بنو عامر سے تھا۔ آپ کے چچا قبیلہ ”مضر“ کے نامور اور بہادر جنگجو تھے۔ دوران جنگ ان کی نیزہ چلانے کی مہارت بے مثال تھی اسی لئے انہیں ملاعب الاسنہ یعنی نیزوں سے کھیلنے والا کا لقب دیا جاتا ہے۔ حضرت لبیدؓ نے بھی اسی سخاوت، فیاضی اور جنگی ماحول میں پرورش پائی۔

شاعری کی ابتداء

ربیع بن زیاد جو آپ کے ننھیالی خاندان ”عبس“ کا سردار تھا، ایک دن وہ اس وقت کے بادشاہ نعمان بن منذر کے دربار میں گیا اور حضرت لبیدؓ کی قوم ”بنو عامر“ کا انتہائی برے انداز میں بادشاہ کے سامنے ذکر کیا۔ جس سے بادشاہ کے دل سے بنو عامر کی عزت اور عظمت جاتی رہی۔ چنانچہ بنو عامر کا وفد جب لبیدؓ کے چچا ”ملاعب الاسنہ“ کی قیادت میں بادشاہ سے ملنے اس کے دربار میں گیا تو بادشاہ نے ان سے نہایت بے رخی کا سلوک کیا۔ اس سلوک سے بنو عامر کو بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے بادشاہ کے دل میں جگہ بنانے کے لئے کوئی طریقہ سوچنا شروع کر دیا۔ اس زمانہ میں لبید کم سن تھے انہوں نے بڑے جوش اور جذبہ کے ساتھ وفد کے اراکین سے کہا کہ وہ اس معاملہ میں انہیں بھی شریک کر لیں اور ان سے بھی مدد لیں۔ لیکن کم عمری کے باعث انہوں نے ان کی باتوں پر توجہ نہ دی لیکن انہوں نے اصرار کیا تو ان کی قوم نے ان کی درخواست قبول کر لی چنانچہ انہوں نے وفد سے عہد کیا کہ وہ ربیع بن زیاد کی ایسی ہجو لکھیں گے جس سے بادشاہ اسے اپنی مجلس میں شامل تک نہیں کرے گا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہجو لکھنے سے پہلے ہم تمہاری قوت بیان کا امتحان لیں گے کہ تم اس قابل ہو بھی یا نہیں۔ انہوں نے کہا ”وہ کیسے“! انہوں نے ایک باریک شاخوں، کم پتوں والی بوٹی، جو زمین پر بچھی ہوئی تھی اور تربہ اس کا نام تھا، کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تم اس بوٹی کی برائیاں بیان کرو چنانچہ لبیدؓ نے فوراً فصیح و بلیغ الفاظ میں کہا۔

یعنی یہ تربہ بوٹی نہ آگ جلانے کے کام آتی ہے نہ گھر میں لگائی جاتی ہے، نہ کسی کو خوش کرتی ہے۔ اس کی لکڑی کمزور ہے۔ اس کے فوائد کم ہیں اور شاخیں چھوٹی ہیں۔ چاروں میں سے سب سے زیادہ ردی چارہ ہے اور مشکل سے اکھڑنے والی ہے۔“

فی البدیہہ اتنا عمدہ کلام سن کر قوم والوں نے لبیدؓ کو اپنے دشمن کی ہجو گوئی کی اجازت دے دی۔ چنانچہ لبیدؓ نے ایک نہایت ہی تیز چبھتی ہوئی ہجو یہ رجز کہی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔

مهلا ابيت اللعن لا تاكل معه

بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریئے، خدا آپ کا اقبال بلند کرے، اس کے ساتھ کھانا نہ کھایئے گا۔ بادشاہ نے اس ہجو کو سنا اور اب اس کا دل ربیع بن زیاد کی نفرت سے بھر چکا تھا چنانچہ اس نے اسے دربار سے نکال دیا اور عامریوں کو اعزاز و احترام سے نوازا اور اپنا مقرب بنا لیا کہتے ہیں یہی کمسن لبید کی وہ پہلی رجز تھی جو ان کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد ازاں لبید قطعات اور طویل منظومات کہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی قوم کے وفد کے ساتھ جا کر آنحضورؐ سے مدینہ میں ملاقات کی اور اسلام قبول کر لیا۔

بعض مورخین کے نزدیک آپ نے وفد بنو عامر (یعنی اپنی قوم) کی بجائے وفد بنو کلاب کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا۔ کیونکہ عام الوفود (وہ سال جس میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں کثرت سے عرب قبائل وفد بن کر آئے) میں بنو عامر کے وفد میں عامر بن طفیل اور اس کے بہت سے ساتھی تھے جن کے لبیدؓ بہت مخالف تھے اس لئے اس وفد کے ساتھ آپ نہیں جا سکتے تھے اور اگر آپ بنو عامر ہی کے وفد میں شامل ہو کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو پھر وہ بنو عامر کا کوئی اور وفد ہو گا جس میں عامر بن طفیل وغیرہ شامل نہیں ہوں گے۔

شاعری چھوڑ دی

اسلام قبول کرنے کے بعد عرب کے اس فصیح و بلیغ شاعر نے قرآن حفظ کیا اور شاعری چھوڑ دی اور پھر جب کبھی ان سے اشعار کی فرمائش ہوتی تو یہ قرآن کی آیات پڑھتے۔ ایک دفعہ اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عمرؓ نے آپ سے اپنے اشعار سنانے کی فرمائش کی تو آپ نے سورۃ البقرہ کی بعض آیات پڑھیں اور فرمایا:-

کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے سورہ بقرہ اور سورۃ آل عمران سکھا دی ہیں تو اب نہ مجھے شعر کہنے کی طاقت ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت۔ میرے تو تمام جذبات اور خیالات کی عکاسی اس قرآن سے ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ نے لبیدؓ کے اس عشق قرآن کے نمونہ کو دیکھ کر آپ کے دو ہزار درہم ماہانہ کے وظیفہ میں پانچ صد درھم کا اور اضافہ کر دیا۔

عربی ادب کی کتب کے مطابق اسلام لانے کے بعد آپ نے صرف ایک ہی شعر کہا تھا اور وہ یہ ہے۔

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جو مجھ پر اس وقت تک موت کا وقت نہیں لے آیا جب تک کہ میں نے جامۂ اسلام زیب تن نہیں کر لیا۔

رسول اللہؐ کی پسندیدگی

اسی وجہ سے کہ لبیدؓ نے اسلام لانے کے بعد شاعری چھوڑ دی انہیں مخضرمی شعراء (یعنی عرب کے وہ شعراء جنہوں نے اسلام سے قبل بھی شاعری کی ہو اور اپنی شاعری کی وجہ سے مشہور رہے ہوں اور پھر اسلام لائے ہوں اور اپنے اسلام کے زمانہ میں بھی شاعری کرتے رہے ہوں جیسا کہ حسانؓ بن ثابت اور کعب بن زہیر وغیرہ) کی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کا شمار زمانہ جہالت کے شعراء کے طبقوں میں ہوتا ہے۔ لیکن ان کی زمانہ جہالت کی شاعری بھی بڑی عظیم المرتبت ہے کیونکہ وہ افصح الکلام نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مقبولیت کی سند لئے ہوئے ہے۔ حضور ﷺ نے آپؓ کے کلام کے حق میں جو الفاظ کہے ہیں وہ اس دنیا میں بھی شعراء کے گروہ میں سے آپ کو ایک نمایاں مقام دیئے ہوئے ہیں اور آخرت میں بھی آپؓ کے ماتھے پر چمک رہے ہوں گے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق كلمة قالها شاعر كلمه لبيد- الا كل شئی ماخلا الله باطل

کہ سب سے زیادہ سچی بات جو کبھی کسی شاعر نے کہی ہو وہ لبید کی یہ بات ہے کہ غور سے سنو، خدا کے علاوہ دنیا کی ہر شئے باطل ہے۔

لبید کی شاعری کی خصوصیات

جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے لبید ایک سخاوت کرنے والے اور بہادری کی صفات رکھنے والے خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور یہ صفات ان کے اپنے اندر بھی موجود تھیں۔ وہ بڑے فیاض، نہایت دانا، شریف النفس، پیکر مہر و مروت، بہادر اور اپنی قوم کی غیرت رکھنے والے تھے اور یہی ان کے اخلاق اور جذبات ہیں جو ان کی شاعری میں رواں دواں نظر آتے ہیں وہ انتہائی سچائی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے تھے ان کی ایسی فطرتی سچائی کا اظہار ان کے کچھ اشعار سے ایسے انداز میں ہوتا ہے کہ بعض محققین یہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ اشعار تو کسی مسلمان کے علاوہ کوئی اور کہہ ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ادب کے محققین کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ لبیدؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی شاعری جاری رکھی (الشعر والشعراء لابن قتیبہ باب لبید بن ربیعہ) حالانکہ لبید اگرچہ اسلام کی صداقت سے مکمل طور پر تو اسلام قبول کرنے کے بعد ہی آگاہ ہوئے لیکن اپنی فطرتی سچائی کے نتیجہ میں وہ بعثت اسلام سے قبل، بعض اور سعید فطرت لوگوں کی طرح، خدا کی توحید کے قائل تھے اور اس کی یہ توحید سے محبت ہی تھی جس کی وجہ سے وہ ایسے حقائق بیان کرتے تھے جس کی تصدیق اسلام بھی کرتا ہے اس کی مثال وہ مصرعہ ہے جس کی آنحضورؐ نے بھی تعریف کی اور جو پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

لبیدؓ کی شاعری فخریہ شاعری اور شرافت اور خاندانی وقار کے اظہار کا مرقع ہے ان کی نظم کی عبارت پر شوکت اور الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے جس میں بھرتی کے الفاظ نہیں ہیں۔ مرثیہ نگاری کے سلسلہ میں اپنے ہم و غم اور درد و الم والے جذبات کی عکاسی کرنے کے لئے جو فصیح و بلیغ، مناسب الفاظ اور جو اسلوب وہ اختیار کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے اور بے نظیر ہے۔ لبیدؓ کا بہت بڑا شاہکار ان کا وہ قصیدہ ہے جو عرب کے سات مشہور قصائد میں سے چوتھا قصیدہ ہے۔ عرب کے دوسرے ہمعصر شعراء کی طرح وہ بھی اپنے اس قصیدہ کا آغاز صحراء کھنڈروں کی تعریف اور محبوب کی یاد سے کرتے ہیں پھر اپنی سواری (اونٹنی) کا طویل وصف بیان کرتے ہیں پھر اپنی زندگی، اپنے پسندیدہ مشاغل، تفریحات، فیاضی و شجاعت کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنی قوم کا فخریہ انداز میں ذکر کر کے اس قصیدہ کو ختم کرتے ہیں لیکن ان تمام تفصیلات کے بیان میں وہ راستی، خلوص اور اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

وفات

حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب کوفہ کا شہر بسایا گیا تو لبیدؓ وہاں چلے گئے اور وہیں مقیم ہو رہے۔ آپ کی وفات حضرت معاویہؓ کے دور کے اوائل میں 41ھ میں ہوئی وفات کے وقت آپ کی عمر 157 سال تھی۔ اپنی لمبی زندگی کے بارے میں ان کا اپنا شعر ہے۔

ولقد سئمت من الحياة وطولها
و سئوال هذا الناس كيف لبيد؟

حقیقت یہ ہے کہ میں زندگی اور اس کے طول سے اکتا گیا ہوں اور لوگوں کے بار بار یہ پوچھنے سے تنگ آ گیا ہوں کہ لبید اب کس حال میں ہے؟

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاج بالغذا

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

لہسن (GARLIC)- فوائد و استعمال

لہسن روزمرہ کے استعمال میں آنے والی ایک ترکاری ہے۔ مگران ننھے منے دانوں میں خالق کائنات نے عجیب و غریب خواص پیدا کر دیئے ہیں جو بہت سی امراض میں بغرض علاج و تحفظ مستعمل ہیں۔

لہسن خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔ نظام دوران خون کو باقاعدہ بناتا ہے اور خون کی رگوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ خون کی رگوں کو کشادہ کرکے ہائی بلڈ پریشر کو صحیح کرتا ہے۔ خون میں چربی کی مقدار کو گھٹاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے نتیجے میں لاحق ہونے والے دوران سر (سر چکرانا) اور درد سر کو مفید ہے۔

لہسن پیٹ اور موٹاپے کو کم کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے لہسن کے استعمال سے پیٹ کے اندر کیڑے پیدا نہیں ہونے پاتے۔ اور پہلے سے پیدا شدہ کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ انتڑیوں کے تعفن کو دور کرتا ہے۔ جراثیم کو مارتا اور مفید صحت بیکٹریا کی افزائش کرتا ہے۔ جسم کے مدافعانہ نظام کو مضبوط بناتا اور وبائی امراض کے دفاع کے لئے جسم کو قوی تر کرتا ہے۔ ہاضمہ کو طاقت دیتا ہے۔ معدہ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ للذا بدہضمی میں مفید ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے معدہ اور انتڑیوں میں غذا کو ہضم کرنے والی معاون رطوبتوں کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ للذا ہضم میں معاون ہے۔ انتڑیوں کی حرکت کو تحریک دے کر اجابت کھلی لاتا ہے۔ اور پرانی قبض کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح بواسیر کے لئے بھی مفید ہے۔ لہسن امراض تنفس۔ مثلاً پرانی کھانسی، بلغمی دمہ، ٹی بی و سردی کے بخاروں میں مفید ہے۔ جمع شدہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ گلے اور آواز کو صاف کرتا ہے۔ خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ اور قوت مدافعت مرض کو قوی کرتا ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ خناق اور گلے کے ورم میں اس کی چند تریاں چبا کر رس نگلنے سے ورم حلق اور خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کھل کر آتا ہے۔ اور پتھری کو خارج کرتا ہے۔ نیز نسوانی ایام کھل کر آتے ہیں۔

کان درد اور بہرہ پن میں لہسن کی (2) تریاں ایک اونس یا نصف چھٹانک تیل سرسوں میں جلا کر کان میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن استعمال کرنے کے مختلف طریقے

(1) لہسن کی چند تریاں چھیل کر چاقو سے کتر کر بغیر چبائے نگل لیں اور چند دانے چھوٹی الائچی کے منہ میں رکھ لیں تاکہ بو نہ آئے۔ یہ سب سے مفید اور آسان طریقہ ہے۔

(2) **لہسن کی چٹنی** لہسن، انار دانہ، پودینہ، ادرک اور نمک مرچ کی چٹنی تیار کریں۔ یہ چٹنی مفید ہونے کے ساتھ ساتھ لذیذ بھی ہے۔

(3) **لہسن کا سالن** نصف تا ایک اونس لہسن کا سالن پکا کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تنہا پکائیں یا کسی دوسرے سالن میں ملا کر پکائیں۔

(4) **کیپسول** دانہ الائچی خورد 50 گرام لے کر گرائنڈر میں پیس لیں اور لہسن جو چند گھنٹے پہلے پانی میں بھگو کر رکھا گیا ہو جوسر (Juicer) میں ڈال کر رس نکال لیں اور یہ رس سفوف دانہ الائچی پر اس قدر ڈالیں کہ خوب تر ہو جائے پھر اسے اچھی طرح خشک کر لیں۔ اور خالی کیپسولوں میں بھر کر شیشی میں محفوظ رکھ لیں۔

مقدار خوراک دو کیپسول صبح، دو دوپہر، دو شام پانی کے ہمراہ لے لیں۔ اس طریق سے کھانا بھی آسان ہے اور بدبو کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔

نقائص و ہدایات لہسن کے کھانے سے منہ سے بدبو آتی ہے اسی لئے حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھا کر کوئی شخص مجمع میں نہ جائے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کا آسان حل اوپر بیان ہو چکا ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے مضر ہے نیز یہ یاد رہے کہ لہسن کا استعمال باقاعدگی سے عرصہ دراز تک کرنے سے تسلی بخش نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ کبھی کبھار کے استعمال سے کسی بڑے فائدہ کی توقع عبث و فضول ہے۔

"لہسن کے پیٹنٹ مرکبات"

○ ڈاکٹر ریکوگ اینڈ کمپنی جرمنی نے لہسن سے ایک مرکب کیپسولوں کی شکل میں تیار کیا ہے۔ جو آر نمبر 79 کے نام سے بڑے ہومیو پیتھک سٹوروں سے دستیاب ہے۔

اس کا فارمولا ذیل ہے۔ لہسن، کرائیگس، وسکم البم،

یہ مرکب خون میں چربی کی زیادتی اور دوران خون کی دوا ہے۔ لہسن کے فوائد کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے۔ وسکم البم خون کے گاڑھے پن کو دور کرتی ہے اور خون کی باریک رگوں کو کشادہ کرتی ہے۔ کرائیگس مقوی قلب ہے اور قلب کے فعل کو باقاعدہ کرتی ہے۔ بلڈ پریشر کم کرتی ہے اور قلب کو طاقت دیتی ہے اور رگوں کی تنگی اور سختی کو دور کرتی ہے اور رگوں میں جمع شدہ چربی کو کم کرتی اور درد دل کی صورت میں فائدہ کرتی ہے۔

اسی طرح کینیڈا اور جرمنی وغیرہ کی بعض فرمیں لہسن کے کیپسول پیک کرتی ہیں جو گارلک کیپسول Garlic Caps کے نام سے دستیاب ہیں۔ اگرچہ یہ خوشنما پیکنگ میں دستیاب ہیں مگر مہنگا ہونے کے باعث ان سے ایک خاص طبقہ ہی مستفید ہو سکتا ہے اور لہسن کے استعمال کے جو سادہ طریقے اوپر بیان ہوئے ہیں وہ زیادہ مفید و سہل اور سستے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31746

I

Miss. Mardiah Khalida D/O M.V. Sayuti Aziz Ahmad sy.

پیشہ تعلیم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزن کل 19.3 گرام کل مالیتی۔/463200 انڈونیشی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50000 انڈونیشی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Miss Mardiah Khalida D/O M V. Sayuti Aziz Ahmad

انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1

R.A. Riza Adisudarma S/O R. Adisudarma

انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

Indi Ibrahim.S/O Haetami

انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31747

I.

Idji Sutisna S/O Nadi

پیشہ پنشنر عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-6-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع انڈونیشیا برقبہ 140 Sq.M مالیتی۔/30000 انڈونیشی روپے۔ 2۔ زرعی اراضی واقع انڈونیشیا برقبہ 4200 Sq.M مالیتی۔/25000 انڈونیشی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/308500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Idji Sutisna S/O Nadi

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

R.A. Riza Adisudarma S/O R. Adisudarma

انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

IND Ibrahim S/O Haetami

انڈونیشیا

مسل نمبر 31748

I

Mr.Hasrilsyah Zaini S/O Hasan Zaini

پیشہ پنشنر عمر 57 سال بیعت 1969ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان بمع اراضی واقع انڈونیشیا۔/ مالیتی۔/242880000 انڈونیشی روپے۔ 2۔ کار ایک عدد مالیتی۔/10000000 انڈونیشی روپے۔ 3۔ کار ایک عدد مالیتی۔/6000000 انڈونیشی روپے۔ 4۔ موٹر سائیکل ایک عدد مالیتی۔/620000 انڈونیشی روپے۔ 5۔ نجی کمپیوٹر کورس ایریا مالیتی۔/4000000 انڈونیشی روپے۔ 6۔ ٹی وی، ریڈیو اور کیمرہ مالیتی۔/2500000 روپے۔ 7۔ گھریلو سامان وغیرہ۔ مالیتی۔/2000000 روپے۔ 8۔ متفرق اشیاء مالیتی۔/4140000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400000 انڈونیشی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ 96-10-18 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Mr. Hasrilsyah Zaini S/O Hasan Zaini

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

Mr. Moch Wendy S/O Mr. W. Endy

انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

Mr. Rahmat S/O Ahmad Zaman

انڈونیشیا۔

عطیۂ خون
خدمت بھی، عبادت بھی۔
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ 98-9-13 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دردانہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم صوبیدار راجہ محمد مرزا خان صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی پوتی اور محترم راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے دین کی خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ محترمہ ڈاکٹر دردانہ شازیہ صاحبہ بنت مکرم رانا محمد سرور صاحب نائب صدر حلقہ رام سوامی و زعیم اعلیٰ انصاراللہ صدر کراچی کی شادی ہمراہ مکرم سید اقبال حسین زاہد صاحب ابن مکرم سید افتخار حسین صاحب (مرحوم) نارتھ کراچی مورخہ 17- جولائی 1998ء بروز جمعہ کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال تحریک جدید (سوئم) ربوہ اور مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت کراچی مہمانان خصوصی تھے محترم قریشی افتخار علی صاحب نے دعا کروائی۔ قبل ازیں اسی روز نماز جمعہ سے قبل مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ہال کراچی میں ان کے نکاح کا اعلان بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

مورخہ 19- جولائی 98ء بروز اتوار کو دولہا کی طرف سے ان کے گھر واقع نارتھ کراچی میں دعوت ولیمہ (ریفرشمنٹ) کا اہتمام ہوا۔

عزیزہ ڈاکٹر دردانہ شازیہ محترم شیخ مولا بخش صاحب مرحوم لاہوری رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی ہے اور مکرم سید اقبال حسین زاہد صاحب مکرم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال تحریک جدید (سوئم) و چیئرمین انٹرنیشنل احمدیہ آرکیٹیکٹ و انجینئرز ایسوسی ایشن کے بھانجے ہیں۔ احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملازمہ کی ضرورت

○ ربوہ میں ایک بزرگ بیمار خاتون کی خدمت کے لئے ایک مخلص سمجھدار اور محنتی خاتون ملازمہ کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔212331-

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد امین صاحب ڈار آف کھاریاں کی نوزائیدہ بیٹی بوجہ یرقان شدید بیمار ہے۔

○ مکرم محمد سلیم اختر صاحب چاہ میراں لاہور کی خالہ صاحبہ اور بھتیجا مختلف عوارضات کی وجہ سے شور کورٹ شہر میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

○ مکرم حافظ غلام محمد تاج صاحب ریٹائر معلم، بشیر کالونی گلی نمبر 12 سرگودھا بوجہ بخار بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامن ویلتھ سکالرشپس

1999ء

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے کامن ویلتھ سکالرشپ پروگرام 1999ء کے تحت یو-کے، کینیڈا، نیوزی لینڈ اور برونائی دارالسلام میں ڈاکٹرال / ایم فل / ماسٹرز ڈگری کے حصول کے سلسلہ میں تعلیم کے لئے محدود تعداد میں سکالرشپ دینے کے لئے مقررہ فارمیٹ پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- اکتوبر 1998ء مقرر ہے۔ ایسے امیدوار جنہوں نے گذشتہ سال درخواستیں جمع کروائی تھیں وہ بھی نئے سرے سے درخواستیں ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ اپنا مکمل تعلیمی ریکارڈ (اسناد نقول) لگانا ضروری ہے۔

Britannia Chevening Scholarships Scheme 1999

○ حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف پاکستان کے توسط سے پاکستانی باشندگان

BRITANNIA CHEVENING SCHOLARSHIP SCHEME 1999

کے تحت مرد و خواتین سے برطانیہ میں تعلیم کے لئے سکالرشپ دینے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

یہ سکالرشپ برطانیہ میں مندرجہ ذیل مضامین میں ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ سٹڈی کے لئے دیا جائے گا۔

1- ڈپلومیٹک سٹڈیز- 2- معاشیات (Economics)- 3- ہیومین رائٹس- 4- قانون Law- 5- مینجمنٹ- 6- میڈیا سٹڈیز- 7- پبلک ایڈمنسٹریشن- 8- سوشل ڈویلپمنٹ- ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- اکتوبر 1998ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے برٹش کونسل اسلام آباد، کراچی، لاہور اور پشاور رابطہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

سکن سپشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپشلسٹ (ماہر امراض جلد) مورخہ 27- ستمبر 98ء بروز اتوار ساڑھے نو بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

ہفتہ تحریک جدید

۲- اکتوبر تا 9- اکتوبر

1998ء

○ "یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

(حضرت مصلح موعود)

مکرم امیر / صدر / سیکرٹری صاحب تحریک جدید

○ یکم اکتوبر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلا کر پروگرام مرتب کیا جائے۔

○ مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

○ 2- اور 9- اکتوبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ دلوائیں۔

○ جملہ ذیلی تنظیموں سے استفادہ کیا جائے۔

○ جن افراد کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں پہلے تیار کرلی جائیں اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کریں جو گھر گھر جاکر چندہ تحریک جدید وصول کریں اور 15- اکتوبر تک وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروا دی جائیں۔

○ جو وعدے غیر معیاری ہیں وہ معیاری کروائے جائیں۔

○ دفتر اول و دوم کے کھاتے بحال کروانے کے لئے کوشش جاری رکھیں۔

○ جو کھاتہ جات بحال شدہ ہیں ان کے بارے میں یہ جائزہ بھی لیں کہ وہ سال بہ سال جاری رہیں۔

○ کسی وارث کی لاعلمی کے باعث کوئی کھاتہ بند نہ ہونے پائے۔

○ 10- اکتوبر کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں جائزہ لیں اور تعاون کرنے والے دوستوں کے اسماء بغرض دعا دفتر ہذا میں بھجوائے جائیں۔

○ ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ بھی جلد دفتر ہذا کو بھجوا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم لعل خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مظفرگڑھ لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ مظفرگڑھ شہر کے سیکرٹری امور عامہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب طاہر ولد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب متوطن مانگا تحصیل چونڈہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 18- اگست 1998ء بوقت 9 بجے صبح حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال کر گئے ہیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 51 سال تھی۔ آپ محکمہ پولیس کے ریٹائرڈ تھے۔ اور قبل از ریٹائرمنٹ مظفرگڑھ وائرلیس سسٹم کے انچارج تھے۔ دوران سروس آپ ضلع راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں بھی رہے۔

آپ بہت مخلص، فدائی، جماعت کے لئے بہت غیرت رکھنے والے اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ اتنے ہردلعزیز اور موثر تھے کہ آپ کے جنازہ میں اہالیان محلہ کے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ آپ کی تدفین آپ کے آبائی گاؤں میں ہوئی۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال ضلع لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور عرصہ تین ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 14- ستمبر 1998ء رات 7 بجے 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے آپ مکرم مرزا عبدالغنی صاحب سابق محاسب قادیان کے بیٹے تھے۔ 15- ستمبر 1998ء کو مکرم قریشی محمود احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین ہوئی جس کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیگم ایک بیٹی اور 5 بیٹے چھوڑے ہیں احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 4

فرمائے خاندان کے جملہ افراد ان کے عیال اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور احمدیت کے سچے خادم بناوے۔ اللھم آمین۔

میں جملہ احباب کا جو جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے خصوصاً اراکین جماعت احمدیہ اسلام آباد کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس عظیم صدمہ پر ہمارے ساتھ الفت اور دلی محبت کا اظہار فرمایا اور تجہیز و تدفین میں شریک ہوئے۔

اس دنیا میں ہر ایک ہی فانی ہے سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کسی کے لئے بقاء نہیں، حضرت بانی سلسلہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 18- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
19- ستمبر- غروب آفتاب 6-11
20- ستمبر- طلوع آفتاب 5-53

عالمی خبریں

وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ ایران کی تمام تر دھمکیوں کے باوجود ایران کی طرف سے افغانستان پر کسی بڑے حملے کا امکان نظر نہیں آتا۔ تاہم خلیج کے عرب ممالک میں ایران افغان تنازع کا بڑا اثر لیا جارہا ہے۔

طالبان نے اقوام متحدہ کی شرط تسلیم کرلیں۔ اقوام متحدہ نے بامیان میں اپنا عملہ بھجوانے کے لئے تحفظ اور تمام تر متاثرہ افراد تک رسائی کی شرائط رکھی تھیں۔

طالبان نے ایران کو وارننگ دی ہے کہ اگر ایران نے حملہ کیا تو اس کے شہریوں کو سکڈ میزائلوں سے نشانہ بنائیں گے۔ ایران سرحدوں سے فوجیں ہٹالے۔ جنگ کی غلطی کی تو ایسا سبق سکھائیں گے کہ یاد رکھے گا۔ ایران جان لے کہ وہ سوویت یونین سے زیادہ طاقتور نہیں۔

ریڈیو تہران نے بتایا ہے کہ طالبان نے بامیان میں اڑھائی ہزار نوجوانوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ گھمسان کی جنگ جاری ہے۔

طالبان کے رہنما ملا عمر نے بتایا ہے کہ مزار شریف سے تین اجتماعی قبریں ملی ہیں جن میں 9 سو طالبان کی لاشیں دفن کی گئی ہیں۔ ان لوگوں کو مزار شریف میں گذشتہ سال ہونے والی لڑائی میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔

افغان تنازعہ حل کرنے کیلئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ میں 8 ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کرلیا ہے۔ ان ممالک میں امریکہ' روس' چین' پاکستان' تاجکستان' ازبکستان' ایران اور ترکمانستان شامل ہیں۔ 21- ستمبر کو ہونے والے اس اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے ایران نے رضامندی ظاہر کردی ہے۔

صحارا کپ میں پاکستان نے بھارت کو تیسرے میچ میں زبردست شکست دے دی۔ پہلے کھیلتے ہوئے پاکستان نے 5 وکٹوں پر 257 رنز بنائے۔ بھارتی ٹیم 180 رنز پر آوٹ ہوگئی۔ انضمام 81 رنز بنا کر مین آف دی میچ قرار پائے۔

افغانستان کے مسئلے پر ایران اور امریکہ کے درمیان پیر کو مذاکرات ہونگے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان کسی قسم کے مذاکرات 19 برس کے وقفے سے ہو رہے ہیں۔ صدر خاتمی کے انتخابات کے بعد امریکہ ایران تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ ایرانی صدر جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے پیر کو نیویارک پہنچ رہے ہیں۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ عوام میرے ساتھ ہیں۔ استعفیٰ نہیں دوں گا۔ تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد میری عالمی ساکھ اور قیادت کو نقصان نہیں ہوگا۔

اسلامی وزرائے خارجہ کا اجلاس 28- ستمبر کو نیویارک میں بلایا گیا۔ مقبوضہ اور آزاد کشمیر کی کشمیری قیادت کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے اڑادی جس سے 10 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ واقعہ ضلع پونچھ میں پیش آیا۔

صدر کلنٹن کا مواخذہ کرنے کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی کے 74 سالہ سربراہ کا 35 سال پرانا معاشقہ ڈھونڈ نکالا گیا ہے۔

امریکہ عرب امارات کو 9- ارب ڈالر کے 80 ایف سولہ طیارے اور لیزر میزائل دے گا۔

سابق بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے بتایا ہے کہ بھارت ایک بار پھر مسلم کش فسادات کے دھانے پر پہنچ گیا ہے۔

ملکی خبریں

شریعت بل پر مسلم لیگ کے 25 ارکان نے ترمیم کا مطالبہ کردیا۔ یہ مطالبہ وزیراعظم کے نام ایک خط میں کیا گیا۔ خط لکھنے والوں میں وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین' سید فخر امام' ایم حمزہ' اسد الرحمان' راجہ محمد افضل اور دیگر اراکین شامل ہیں۔ تین اراکین نے وزیراعظم سے الگ ملاقات کرکے اپنے خدشات سے آگاہ کیا۔ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں شریعت بل کے بعض حصوں پر کڑی تنقید کی گئی۔ خورشید محمود قصوری نے کڑی نکتہ چینی کی اور وزیراعظم سے استدعا کی گئی کہ آرٹیکل 239- والی ترمیم واپس لی جائے۔ اس موقع پر رانا حیات نے خورشید قصوری سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فوری طور پر قومی اسمبلی کی رکنیت سے اپنا استعفیٰ پیش کردیا۔ مگر وزیراعظم نے صورت حال پر قابو پالیا۔

پاکستان نے کہا ہے کہ ہم ایران اور افغانستان میں جنگ نہیں ہونے دیں گے۔ وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے تہران پہنچنے پر کہا کہ ہم ایران افغان کشیدگی ختم کرا سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ تہران پہنچے تو ایرانی اخبارات نے اشتعال انگیز سرخیوں سے ان کا "استقبال" کیا۔ وزیر خارجہ نے اپنے ایرانی ہم منصب کمال خرازی سے بھی بات چیت کی۔

وزیراعظم نواز شریف اور صدر کلنٹن کے درمیان سی ٹی بی ٹی اور دیگر معاملات پر مذاکرات پیر کو ہوں گے۔ ایٹمی سمجھوتے پر پاک امریکہ ماہرین کی بات چیت کا چوتھا دور شروع ہو رہا ہے۔ ریاض کھوکھر پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان ایک مقررہ مدت میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کی یقین دہانی کرادے تو اس کے جواب میں اقتصادی پابندیاں اٹھادی جائیں گے۔

چک جھمرہ میں گھریلو تنازعے پر ایک ہی خاندان کے 6- افراد کو سوتے میں قتل کردیا گیا۔ کراچی میں تہہ خانے کی کھدائی کے دوران 3 منزلہ عمارت گر جانے سے 11- افراد جاں بحق ہوگئے۔

قومی اسمبلی میں شریعت بل پر سندھ کے وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی کے والد عبدالحمید جتوئی نے بھی کڑی تنقید کردی انہوں نے کہا کہ پندرھویں ترمیم ملک توڑنے کا سبب بنے گی۔ یہ پاکستان کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی۔ پاکستان نواز شریف سے زیادہ عزیز ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کی کرپشن کے ثبوت پیش کروں گا۔ تحقیقات کے لئے ایوان کی کمیٹی بنادی جائے۔ بیت المال کا فنڈز اور سرکاری وسائل کو گھناؤنے انداز میں ذاتی اغراض و مقاصد پر خرچ کیا۔ عدالتوں کا فرض ہے کہ وہ فیصلے دے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت "ریزرو" پر جھٹکے لیکر چلنے والی موٹر سائیکل جیسی ہے۔ تاجر اور صنعتکار اپنے دفاتر دوبئی اور سری لنکا منتقل کر رہے ہیں۔ جو زیادہ بڑے ہیں وہ کینیڈا برطانیہ اور امریکہ کا رخ کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ میں دہشت گردوں نے تحریک جعفریہ کا کارکن ہلاک کردیا۔ مقتول آغا وجیہ عباس دکان بند کرکے گھر آرہے تھے کہ موٹر سائیکل سواروں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔

مختلف شہروں میں چھاپے مار کر مذہبی تنظیموں کے کارکنوں اور رہنماؤں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہے۔ گذشتہ دو روز میں درجنوں افراد گرفتار ہوچکے ہیں۔ ان میں سپاہ صحابہ کے شیخ حاکم علی بھی شامل ہیں۔

امور خارجہ کے وزیر مملکت صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پابندیوں کی موجودگی میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔ عوامی رائے کو اہمیت دیں گے۔ سی ٹی بی ٹی کے بارے میں خدشات بے بنیاد ہیں اس سے ایٹمی صلاحیت سلب نہیں ہوگی۔ اس سیمینار میں نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی نے کہا کہ حکومت بینظیر کے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلانا چاہتی تھی مگر وہ انہیں جل دے گئیں۔ حکومت بینظیر سے دھوکہ کھاگئی۔

اقلیتی ارکان نے شریعت بل پر صدر کا ساتھ دینے سے حتمی طور پر انکار کردیا ہے۔ ان کے وفد نے وزیراعظم سے ملاقات میں باقاعدہ معذرت کرلی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

نئے و پرانے امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور فون ۲۱۱۱۸۶
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی ڈاکٹر سرور کریم بھٹی
پریکٹیشنرز از ۱۹۳۷ء کوالیفائیڈ ہومیوپیتھ
فون یا خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
☎ : 213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز - 23 - شکور پارک ربوہ- فون نمبر : 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز- تجربہ کار اساتذہ - جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Net-work اور مکمل ایئر کنڈیشنڈ LAB - ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ-
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے -

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں- 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎ : 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299